ایمان ومعرفت کا تعلق

علامہ محمد رضا حکیمی

قرآن کی نظر میں

۱۔ ہم عنقریب ہی اپنی (قدرت کی) نشانیاں اطراف (عالم) میں اور خود ان میں بھی دکھادیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہوجائے گا کہ وہی یقیناً حق ہے...(سورہ فصلت آیت ۵۳)

۲۔ اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی ہیں تو کیا دیکھتے نہیں۔ (سورہ ذاریات آیت ۲۱۔۳۰)

حدیث کی نظر میں

۱۔ حضرت رسول کریمؐ کا ارشاد ہے جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے خدا کو پہچان لیا۔ (بحار ۲/ ۳۲ از کتاب مصباح الشریعہ)

۲۔ حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ حق کی معرفت کا کون سا راستہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی معرفت۔ (بحار ۷۰/ ۷۲ از کتاب ''عوالی اللئالی'')

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا نفس کی معرفت مفید ترین معرفت ہے۔ (غرر الحکم ۳۱۹)

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اپنے نفس کی معرفت سے بڑھ کر کوئی معرفت نہیں (تحف العقول ۲۸)

۵۔ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے جس شخص نے اپنی معرفت میں دسترس حاصل کی وہ اعلیٰ مقام پر فائز اور کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ (غرر الحکم ۳۲۲)

۶۔ حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے معرفت کا اسرار آمیز ہدف یہ ہے کہ انسان خود کو پہچانے۔ (غرر الحکم ۲۲۲)

۷۔ حضرت علیؑ کا قول ہے کہ جو شخص اپنی معرفت رکھتا ہے وہ ہر علم ومعرفت کے انتہائی نتیجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (غرر الحکم ۲۹۳)

۸۔ حضرت علیؑ نے فرمایا عالم وہ ہے جو اپنی قدرومنزلت کو پہچانتا ہو اور کسی بھی شخص کی نادانی وجہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی قدر نہیں جانتا۔ (نہج البلاغہ ۴۰۳ عبدہ ا/ ۲۱۴)

۹۔ حضرت علیؑ نے فرمایا جو شخص اپنی حد (اور منزلت) نہیں پہچانتا وہ تباہ ہوجاتا ہے۔ (نہج البلاغہ ۱۱۵۹/عبدہ ا/۸۱)

۱۰۔ حضرت علیؑ کا قول ہے منفعت بخش معرفت وہ ہے جس سے انسان اپنے عیوب کو پہچان سکے۔ (غررالحکم ۳۱۹)

۱۱۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کسی بھی شخص کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنے عیوب سے آگاہ نہ ہو۔ ارشاد ۱۴۲۰

۱۲۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا انسان کے بدترین عیوب میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے عیوب اس سے پوشیدہ رکھے جائیں۔ (غررالحکم ۳۰۲)

۱۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا، جو شخص اپنی قدرو قیمت کو باقی رکھتا ہے یہ قدرو قیمت پھر اسے باقی رکھتی ہے۔ (نہج البلاغہ ۹۳۶ عبدہ ۲/ ۵۷)

۱۴۔ حضرت علیؑ نے فرمایا، جو شخص اپنی عظمت سے واقف نہیں وہ کسی کی عظمت کو نہیں جانتا۔ (غررالحکم ۲۹۰)

۱۵۔ حضرت علیؑ نے وہ حکومتی دستور العمل جو آپ نے مالک اشتر کے لئے تحریر فرمایا تھا... اپنے منشیان دفاتر کی اہمیت پر نظر رکھنا۔ اپنے معاملات ان کے سپرد کرنا جو ان میں بہتر ہوں اور اپنے ان فرامین کو جن میں مخفی تدابیر اور (مملکت کے) رموز واسرار درج ہوتے ہیں خصوصیت کے ساتھ ان کے حوالے کرنا جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک ہوں۔... اور وہ تمہارے حق میں جو معاہدہ کریں اس میں کوئی خامی نہ رہنے دیں اور نہ تمہارے خلاف کسی سازباز کا توڑ کرنے میں کمزوری دکھائیں اور وہ معاملات میں اپنے صحیح مرتبہ اور مقام سے ناآشنا نہ ہوں کیونکہ جو اپنا صحیح مقام نہیں پہچانتا وہ دوسروں کے قدرومقام سے اور بھی زیادہ ناواقف ہوگا۔ (نہج البلاغہ، ۱۰۱۵ عبدہ ۲/ ۱۰۱)

۱۶۔ حضرت علی علیہ السلام نے اپنی قدروقیمت کو پہچاننے کے سلسلہ میں فرمایا خود کو ایک پستی سے دور رکھو چاہے وہ تمہیں اپنی طرف کھینچتی ہو۔ اس لئے کہ تم جس چیز کے مقابل میں خود کو

(اپنی قدر و قیمت کو) دے رہے ہو وہ عوض کے طور پر کچھ نہیں دیگی۔ (نہج البلاغہ ۹۲۹)
۱۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خود پرستی اور غرور کی راہوں کو اپنی معرفت کے ذریعہ بند کرو۔ (تحف العقول ۷۔۲)

دنیا کی معرفت:
قرآن کی نظر میں

۱۔ خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اٹھا کر کھڑا کر دیا پھر عرش کے بنانے پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا کہ ہر ایک وقت مقررہ تک چلا کرتا ہے وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے اور اسی غرض سے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیل وار بیان کرتا ہے اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنائے اور اس میں ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے) وہی رات (کے پردہ) سے دن کو ڈھک دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور وفکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) بہترین نشانیاں ہیں اور خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے درخت کی ایک جڑ اور دو شاخیں اور بعض اکیلا (ایک ہی شاخ کا) حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں بیشک جو لوگ عقل والے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) بہترین نشانیاں ہیں۔ (سورہ رعد آیت ۴۔۲)
۲۔ اور زمین کو (بھی اپنے مخلوق کے رہنے سہنے کو) ہم ہی نے پھیلایا اور اس میں (میخ کی طرح) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے اور ہم نے اس میں ہر قسم کی مناسب چیز اگائی اور ہم نے ہی نے انھیں تمہارے واسطے زندگی کے ساز وسامان بنادیئے اور ان جانوروں کے لئے بھی جنہیں تم روزی نہیں دیتے اور ہمارے یہاں تو ہر چیز کے بے شمار خزانے (بھرے) پڑے ہیں اور ہم (اس میں سے) ایک نپی تلی مقدار بھیجتے رہتے ہیں اور ہم ہی نے وہ ہوائیں بھیجی جو بادلوں کو پانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے تم لوگوں کو وہ پانی پلایا اور تم لوگوں نے تو کچھ اس کو جمع کر کے نہیں رکھا تھا۔ (سورہ حجر آیت ۲۲۔۱۹)

حدیث کی نظر میں

۱۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا خداوند عالم نے لوگوں کے درمیان انبیاء اور مرسلین کو مبعوث کیا تاکہ وہ ان سے فطرت کے عین مطابق خدا کیلئے عہدو پیمان کریں اور وہ جن نعمتوں کو فراموش کرچکے ہیں انہیں یاد دلائیں... نیز اس کی آیات ونشانی کو ان کے سامنے پیش کریں جسے ان کے سر پر جو چھت بنائی گئی ہے یا زیر قدم جو زمین بچھائی گئی ہے۔...(نہج البلاغہ ۳۳)

۲۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اگرلوگ اس کی عظیم قدرت اور وسیع نعمت کی طرف سوچیں تو وہ اپنے راستہ پر لوٹ آئیں اور جلادینے والی آگ سے ڈرنے لگیں لیکن ان کے دل تو بیمار ہیں۔ ان کی بصارتیں ماند پڑگئیں ہیں، وہ چھوٹی سے چھوٹی مخلوق کو کیوں نہیں دیکھتے کہ اسے کس طرح خلق کیا گیا ہے تاکہ وہ یہ سوچ سکیں کہ خود ان کی تخلیق کیسے ہوئی اور انہیں کس طرح بنایا گیا اور ان کے لئے آنکھیں ، کان ،ہڈیاں اور جلد بنائی گئیں۔ ذرا چیونٹی کی طرف تو دیکھو جو اپنی جسامت اور ظرافت کے لحاظ سے حلقہ چشم اور کاسۂ فکر میں سا بھی نہیں سکتی۔ (نہج البلاغہ۔۲۳۶)

معرفت خدا: قرآن کی نظر میں

۱۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے ایک قسم کی اطلاع ہے تاکہ لوگ اسکے ذریعہ سے (عذاب خدا سے) ڈرائے جائیں۔ اور تاکہ یہ بھی یقین جان لیں کہ بس وہی (خدا) ایک معبود ہے اور جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت وعبرت حاصل کریں۔ (سورہ ابراہیم آیت ۲۵)

۲۔تو پھر سمجھ لو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں...(سورہ محمد آیت ۱۹)

۳۔ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے پانی سے دلچسپ وخوشنما باغ اگائے تمہارے تو بس کی یہ بات نہ تھی کہ تم ان درختوں کو اگا سکتے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگزنہیں) بلکہ یہ لوگ خود (اپنے جی سے گڑھ کے بتوں کو) اس کے برابر بناتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو (لوگوں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان جابجا نہریں دوڑائیں اور ا کی مضبوطی کے واسطے پہاڑ بنائے اور (میٹھے کھاری) دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل بنایا تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگزنہیں) ان میں کے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو نئے سرے سے پیدا

کرتا ہے پھر اسے دوبارہ (مرنے کے بعد) پیدا کرے گا وہ کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان وزمین سے رزق دیتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے۔ ہرگز نہیں۔ (اے رسول) تم (ان مشرکین سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ (سورہ نمل آیت۔ ۶۱۔۶۰ اور ۶۴)

حدیث کی نظر میں

۱۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا دین کا پہلا مرحلہ خدا کی معرفت ہے اور صحیح معرفت یہ ہے کہ انسان اس بات کو قبول کرے اور اس کی تصدیق کرے کہ خدا ہے اور وجود خدا کی صحیح تصدیق یہ ہے کہ اس کو ایک وتنہا مانے...نہج البلاغہ ۲۳

آ: حجت خدا کی معرفت: پیغمبر اکرمؐ۔ قرآن کی نظر میں

۱۔ ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح وروشن معجزے دیکر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں...(سورہ حدید آیت ۲۵)

۲۔ (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (بھی) تو اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور جس طرح ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب وعیسیٰ وایوب ویونس وہارون وسلیمان کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی اور تم کو بھی ویسا ہی رسول مقرر کیا جس طرح اور بہت سے رسول (بھیجے) جن کا حال ہم نے تم سے پہلے بیان کردیا اور بہت سے ایسے رسول (بھیجے) جن کا حال تم سے بیان نہیں کیا اور خدا نے تو موسیٰ سے (بہت سے باتیں بھی کیں اور ہم نے نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دینے والے اور بدوں کو عذاب سے ڈرانے والے پیغمبر (بھیجے) تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اور خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے۔ (سورہ نساء آیت ۱۶۵۔۱۶۳)

۳۔ کہ جب ان کے قوم (عاد وثمود) کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر (یہ خبر لے کر) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔...(سورہ نصف آیت ۱۴)

۴۔ اور (اے رسول) پیغمبران ماسلف کے حالات میں سے ہم ان تمام قصوں کو تم سے بیان کئے دیتے ہیں جن سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کردیں گے۔....(سورہ ھود آیت ۱۲۰)

حدیث کی نظر میں

ا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا خداوند عالم سبحانہ نے اولاد آدم کے درمیان پیغمبروں کو منتخب کیا اور ان سے اس بات کا عہدو پیمان لیا کہ وہ دین کی تبلیغ کریں گے اور رسالت ومنصب الٰہی کے قیام کا عمل انجام دیں گے۔... اس نے اپنے پیغمبروں کو اس طرح لوگوں کے درمیان بھیجا اور انہیں ایک کے بعد ایک کر کے لوگوں میں مبعوث کرتا رہا تا کہ وہ لوگوں کو فطرت پر چلنے کا عہد یاددلاتے رہیں اور خدا کی فراموش کردہ نعمتوں کو بھی یاد کرائیں اور اپنے پیغام کے پہنچانے کے ساتھ ساتھ حجت کو ان کے اوپر تمام کریں اور جو کچھ کہ انسان کے عقل وضمیر میں پوشیدہ ہے۔ (فطری اور وجدانی معرفت (دریافت) اسے ظاہر وآشکار کریں اور دنیا کی مناسب وموزوں نشانیوں سے لوگوں کو باخبر کریں...
(نہج البلاغہ ۳۳)

ب: اولوالعزم پیغمبر:

قرآن کی نظر میں

ا۔ وہی تو (وہ خدا) ہے کہ جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کرکے) بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگر چہ مشرکین برامانا کریں۔ (سورہ توبہ ۳۳)

۲۔ اے ایماندارو! جب تم کو ہمارا رسول (محمدؐ) ایسے کام کے لئے بلائے جو تمہاری روحانی زندگی کا باعث ہو تو تم خدا اور رسول کا حکم دل سے قبول کرلو...(سورہ انفال آیت ۲۴)

۳۔ لوگو تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسول تمہارے پاس آچکا ہے (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔ (سورہ توبہ ۱۲۸)

۴۔ محمد تمہارے مردوں میں سے (حقیقۃً) کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر (یعنی ختم کرنے والے) ہیں اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ (سورہ احزاب ۴۰)

۵۔ تمہارے واسطے رسول اللہ کا ایک اچھا نمونہ تھا (مگر ہاں یہ) اس شخص کے واسطے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور خدا کی یاد بہ کثرت کرتا ہو۔ (سورہ احزاب ۲۱)

حدیث کی نظر میں

۱۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا اے اولاد عبد المطلب قسم ہے خداوند کریم کی میں نے پوری دنیای عرب میں کوئی ایسا جوان نہیں دیکھا جو مجھ سے بہتر کوئی چیز تمہارے لئے لایا ہو۔ میں تمہارے لئے خیر دنیا وآخرت لیکر آیاہوں۔ خدا وند عالم نے مجھے یہ حکم دیاہے کہ میں تمہیں اسکی طرف بلاؤں (الغدیر ۲/ ۲۷۹)

۲۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اس کے بندے اور فرستادہ نبی ہیں۔ خدا وند عالم نے انہیں شعور دین، پائیدار سنت ، زندہ جاوید کتاب ، درخشندہ نور، جگمگاتی روشنی ،حق وباطل تفریق پیدا کرنے والے قوانین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ لوگوں کے درمیان سے شک وشبہات کوختم کرسکیں اور محکم نشانیوں کی طرف سے لوگوں کو پرامید کرکے حجت خدا ان پر تمام کریں۔ سابقین پر ہونے والے عذاب کا تذکرہ کرکے انہیں خوفزدہ کریں۔ اور وہ وقت جبکہ وہ مبعوث کئے گئے لوگ فتنوں میں گرفتار تھے ان کا دین سے رشتہ منقطع ہوچکا تھا ۔ اعتماد ویقین کے قدم متزلزل ہوچکے تھے عقیدے پائمال اور تمام کام پریشانیوں کی نذر ہوگئے تھے ۔ دشواریوں سے باہر نکلنے کی راہ تاریک ہوچکی تھی، حق وباطل ایک دوسرے سے ہم آمیز ہوگئے تھے راہیں دشوار اور کور دلی سب پر غالب ہوچکی تھی (نہج البلاغہ ۴۳۔۴۲)

۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا... پھر اس وقت خدا وند عالم نے حضرت محمد مصطفیؐ کوحق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ بندگان کو بتوں کی پرستش کے بجائے اس کی عبادت کی طرف اور شیطان کی فرمانبرداری کے بجائے اللہ کی فرمانبرداری کی طرف واپس لائیں۔ اور اس قرآن کی طرف جس کا بیان روشن اور راہیں محکم ہیں۔ تاکہ لوگ اپنے معبود کو جو بھول چکے ہیں پھر سے پہچان لیں۔' (نہج البلاغہ ۴۴۶)

ج۔ قرآن کریم: قرآن کی نظر میں

۱۔ اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار اچھے کام کرتے ہیں ان کو یہ خوش خبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب ہے۔ (سورہ اسراء آیت ۹)

حدیث کی نظر میں

۱۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جو شخص بھی قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ اس نے کسی کو اس سے بڑھ کر کوئی چیز دی جو اس کو دی گئی ہے تو حقیقی طور پر خدا نے جس چیز کو بزرگ قرار دیا ہے اسے اس نے چھوٹا شمار کیا اور جس چیز کو خدا نے چھوٹا شمار کیا ہے اسے اس نے بڑا سمجھا۔(وسائل الشیعہ ۴/ ۸۲۷)

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خداوند عالم نے اپنے کلام میں اپنی مخلوقات کے لئے روشنی پیدا کی ہے یہ الگ سی بات ہے کہ اسے وہ لوگ دیکھ نہیں پاتے۔ (بحار ۹۲/ ۱۰۷)از کتاب ''اسرار الصلوٰۃ'' شہید ثانی۔

و آئمہ معصومین
قرآن کی نظر میں

۱۔ اے رسول جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہونچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہونچایا اور (تم ڈرو نہیں) خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

خدا نے ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا۔ (سورہ مائدہ ۶۷)

۲۔ (اے ایماندارو) تمہارے مالک سرپرست تو بس یہی ہیں خدا اور اس کا رسول اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔(سورہ مائدہ ۵۵)

۳۔ آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے (اس) دین اسلام کو پسند کیا...(سورہ مائدہ آیت ۳)

حدیث کی نظر میں

۱۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے اپنے آباد واجداد کے حوالے سے فرمایا کہ رسول خدا کا ارشاد ہے تمہارے آئمہ خدا کی طرف سے تمہارے رہبر مقرر کئے گئے ہیں ۔لہٰذا سوچ سمجھ کر دین میں اور

نماز میں کسی کی اقتداء کرر ہے ہو، بحار ۸۸/۹۹ از کتاب کمال الدین"

۲۔ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کرام سے انھوں نے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تمہارے آئمہ خدا وند عالم کے یہاں تمہارے نمائندے لہٰذا غور کرو تم اپنے دین اور اپنی نمازوں کے لئے کسے خدا کی طرف بھیج رہے ہو۔ (بحار ۸۸/ ۸۶، قریب الاسناد" ۵۲)

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ابوحمزہ! جب تم میں سے کوئی شخص چند میل کے لئے عازم سفر ہوتا ہے تو وہ کسی رہبر کی تلاش میں رہتا ہے اور تم تو آسمان کی راہوں کے بہ نسبت زمین کے راستوں سے بہت ناواقف ہو لہذا اپنے لئے راستے کی حجتوں کو تلاش کرو۔ (اصول کافی ۱/ ۱۸۴)

۴۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے اس آیت" اَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَاَحْيَيْنٰاهُ وَجَعَلْنٰا لَهُ نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمٰاتِ..." (سورہ انعام ۱۲۲) کیا جو شخص پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں (بے تکلف) چلتا پھرتا ہے اس شخص کا سامنا ہوسکتا ہے جس کی یہ حالت ہے کہ (ہر طرف سے) اندھیروں میں (پھنسا ہوا) ہے؟ آپ نے فرمایا" مردہ" یعنی وہ شخص جو کچھ نہیں جانتا 'نور یعنی وہ آئمہ جو اس کی رہبری کرر ہے ہیں تاریکی یعنی ایسا شخص جو امام کی معرفت نہ رکھتا ہو۔ (اصول کافی ۱/ ۱۸۵)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: راوی حدیث کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدا وند عالم کے اس قول" وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ " (سورہ لقمان آیت ۱۲) ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی ہے کیا مراد ہے؟ آپ نے" فرمایا اسے امام زمانہ کی معرفت عطا کی گئی تھی"۔ (تفسیر علی بن ابراہیم ۱۶۱)

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے امام کی معرفت کے بغیر انتقال فرماتا ہے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور اگر لوگ اپنے امام زمانہ کی معرفت نہیں رکھتے تو ان کا کوئی عذر قابل قبول نہیں اور جو معرفت امام کے ساتھ اس دنیا سے اٹھتا ہے تو اس امر یعنی قیام قائم آل محمد اور ان کے ظہور میں جلدی ہو یا تاخیر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ (اس لئے کہ اس نے حق کو پہچانا اور اس کی پیروی کی) اور جو شخص بھی اپنے امام کی معرفت کے ساتھ اس دنیا سے جاتا ہے وہ اس شخص جیسا ہے جو امام قائم کے ساتھ ان کے خیمے میں ہوگا اور ان پر اپنی جان

شمار کریگا۔ (بحار ۲۳ر ۷۷ از کتاب ''المحاسن'')

۷۔ دو امام میں سے (یعنی حضرت محمد باقرؑ یا حضرت امام صادقؑ) کسی ایک نے فرمایا ''بندہ جب تک کہ خدا اس کے رسول، تمام آئمہ کرام اور اپنے امام زمانہ کو نہ پہچان لے اور ان کا معتقد ہوتے ہوئے انہیں قبول نہ کرے اس وقت تک مومن نہیں کہا جاسکتا''۔ پھر آپ نے فرمایا'' یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ امام (پہلے امام اور سلسلہ امامت سے) ناواقف ہو اور پھر بھی وہ بعد والوں کو (اپنے امام زمانہ کو) پہچانے۔'' (اصول کافی۔ ۱ر ۱۸۰)